بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسکو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ و ما بقی من الاوقات فتذکر

چودہ دین کا ہے چاند یہ البدر

ہے یہ نور سرمد کا

ہے یہ رخ محمد کا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم باتو گر آئی چو ما در قادیان بینی

نمبر ۱۵ | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم ۔ ۸ ۔ ۱۶ ۔ ۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

Digitized by Khilafat Library

خریداروں کو اطلاع ۔ اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور اس کے سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدائی حالت ہے اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسی وقت اشاعت مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوان اور ہمدردی کے خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سعی اور کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک ہم کا ذمہ دار بنا دیوین اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک لاچار ہے ۔ منیجر

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ ز و ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق و راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ای میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے راہون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔

ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔

ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تہا ۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکو چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر اپنے پورے معنون کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار مین جو آپکی تجدید و نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا ۔

احمدی شعراء کی خدمت میں ضروری التماس

البدر میں مندرجہ تقریرون سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب شہید رضہ کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہین اور واقعی مین یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے مین اپنے احمدی برادران سے جو کہ شعرگوئی کے فن مین بزبان فارسی یا اردو یا پنجابی مہارت رکھتے ہین ملتمس ہون کہ ان مین سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادت کو منظوم فرماوین اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر مین قادیان ارسال کرین یہان پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کر کے جو لسی نظم علیحدہ علیحدہ زبان مین اکمل اور شستہ ہوگی اُسے کتاب کی شکل مین چھاپا جاویگا اور امید ہے کہ مقبول نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاویگی۔

(محمد افضل)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جالندھر

سے ایک ماہ کے لئے فیروزپور تبدیل ہوگئے۔ آئے دن کی تبدیلی اگرچہ موجب تکالیف بھی ہوتی ہے مگر امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اسے اپنے لئے حسنات کا ایک بڑا ذریعہ تصور فرماوینگے

گذشتہ ایام مین جبکہ خاکسار ایڈیٹر لاہور مین تھا اور ڈاکٹر صاحب موصوف سے ملاقات ہوئی تھی تو آپنے بعض معترضین اسلام کے اس اعتراض پر کہ شیطان کے خارجی وجود کا ثبوت کیا ہے ایک بہت ہی قابل قدر اور لطیف خیال کا اظہار فرمایا جسے عنقریب احمدی احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کے قلم کے ہی ذریعہ سے البدر کے کالمون مین ملاحظہ فرماوینگے۔

طاعون کا علاج تو ہمات نہین آج کل

تحصیل بھیرہ مین عام طور پر طاعون کا زور شور ہے جاہل لوگ بوجہ جہالت کے غیر مشروع کامون مین لگے ہی رہا کرتے ہین اور قبرون پر جانا اور رات ہنار گر گر کر آہ وزاری کرنا اور اپنے جاہل پیرون سے قسم قسم کے دم چھوہ کرانا تو ان کے نزدیک ایک جائز بلکہ واجب طریق ہے مگر تعجب ان علمائے پر ہے جو علاوہ صوفی ہونے کے اہل شرع اور مولویت کا بھی دعوی رکھتے ہین وہ بھی اس آفت آسمانی سے رہائی پانے کے واسطے کئی ایک ناجائز ذرائع کام لے رہے ہین کہ جنپر ایک سلیم الفطرت انسان کا پشہ کے برابر بھی اعتقاد نہین لا سکتا یہان موضع چاوہ مین بھی بمشورہ چند مولویان پہلے تو عام لوگون اور معصوم بچون کو کئی منتر سکھوائے گئے جن کا بیان بیان کرنا موجب طوالت و حرج ہے۔ پھر کئی ایک اسی قسم کے تعویذ منگوا کر لوگون کے گلے میں لٹکا گئے۔ اب چوتھے دن سے ایک نرالی قسم کا عمل شروع ہے وہ یہ ہے کہ ایک تعویذ کو نقارے سے باندھکر مسجد کی چھت پر رکھکر دن رات لگاتار باوضو ہونیکی حالت مین بجاتے رہتے ہین اور اس بات کی سخت پابندی ہے کہ بالکل آواز مین وقفہ نہ پڑے اگلے دن ایک ڈنکا چوک گیا تھا۔ جس کا فدیہ یہ قرار پایا کہ بجائے تین دن بجانے کے چار دن تک بجایا جاوے۔ چنانچہ ایک دوسرا نقارہ بھی طیار کر کے رکھا گیا ہے تاکہ اگر یہ پھٹ جاوے تو جھٹ دوسرے کو لٹکنے لگ جاوین کئی آدمی اس کام پر تعینات کئے گئے ہین جو کہ نوبت بہ نوبت اس کار خیر کو سرانجام دیتے ہین ابھی تک تو مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی + والا معاملہ ہو رہا ہے اور یہ نقارہ کوچ کا نقارہ بنا ہوا ہی ہے

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

بھلا یہ عذاب الہی چھوہ منتر کرنے سے کسطرح ٹل سکتا ہو مرض کا علاج ہمیشہ ازالہ سبب ہوا کرتا ہے تو پھر جبکہ اس مرض کا سبب توہین و تحقیر مامور من اللہ ہے تو پھر یہ مرض مکڑی کی طرح نقارے کے خوف سے کیونکر بھاگ جاویگا اللہ تعالے ان لوگون کو چشم بصیرت عطا فرماوے آمین

محمد عبد اللہ احمدی از چاوہ

احیاء السنہ لاہور ۳۱ مارچ مین

جو بدزبانی و سب و شتم و استہزا جعفر زٹلی نے حضرت مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کی نسبت شائع کرائے رکھے اگر اڈیٹر و منیجر اخبار کا حضرت مرزا صاحب کی نسبت حسن ظن تھا تو بلحاظ انسانیت و جنسیت اخبار مین نہ درج کرتا تو اچھا تھا ایسی تحریرات جن مین انسانیت و جنسیت کا بھی لحاظ نہ ہو...... کوئی شریف انسان دیکھکر خوش نہین ہوتا بلکہ دکھتا ہے۔ لفظ احیاء السنہ دیکھکر اخبار کی وقعت بڑی دل مین تھی اور اس کی بہبودی کے لئے ہمین کچھ ایسا اچھا خیال تھا مگر اب جعفر زٹلی کی بدزبانی دیکھکر وہ خیال کالعدم ہو گیا ایسی بیہودہ تحریرات کی اشاعت اخبارات کو نقصان پہنچاتی اور وقعت کو گھٹاتی ہین کیا لفظ اسلام اور احیاء السنہ نام اس قسم کی تحریرات و اشاعت کے مانع نہین؟ کیا اس قسم کی سب و شتم و استہزا محمد رسول اللہ صلعم کی سنت کو زندہ کرنے کے مصداق ہوتے ہین یا امامت کا باعث ہوتی ہین اسلام مین استہزا اور ٹھٹھا و مخول کرنیوالے انسانون ایسی تحریرات سے الگ ہوکر قرآن کریم و احادیث نبویہ کی صـ

توسیع اشاعت

(۱) مرحوم رحمت علی صاحب کی یادگار مین ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب نے ایک اخبار اپنے خرچ پر کسی کے نام جاری کروانا چاہا تھا جو کہ ملک اودھ مین ایک واعظ اسلام کے نام ان کی درخواست پر جاری کر دیا گیا ہے ہمارے دیگر معزز احباب بھی ڈاکٹر صاحب کی تام کردہ اسوہ پر عمل درآمد فرماوین کیونکہ اکثر مفت خریدارون کی درخواستین دفتر مین آتی رہتی ہین اگر ان کی طرف سے اجازت ہوگی تو درخواست کنندہ کے نام اخبار جاری کر دیا جاویگا جس کا ثواب حسب مراتب اخلاص ہفتہ وار ان کو ملتا رہیگا +

(۲) مکرمی الہی بخش صاحب کوٹ لکھپلانہ ۔ مکرمی شیخ حسین خان صاحب کوئٹہ مکرمی الہی بخش صاحب ڈاکٹر راولپنڈی ایک ایک خریدار البدر کو دیتے ہین خدا ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرماوے آمین

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قوانین مدرسہ کاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق تک ہمارے لڑکون کو تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ للعہ ماہوار اور روٹی اور پوشاک اسکو دیجاویگی یعنی علاوہ از نقدی خوراک و پوشاک۔

نوٹ واضح ہو کہ یہان کشمیر مین روٹی نہین ہوتی صرف خشکہ یعنی چاول کھانا ہوگا۔

المشتہران

محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان

و یار محمد خان از مقام یاڑی پور کشمیر تحصیل کولہ گام

تلاش معاش

ہمارے ایک احمدی دوست مقیم کرنال محکمہ انجینیری کے کاروبار اور سبری سے واقف ہین اپنے احمدی احباب سے جو کہ محکمہ انجینیری سے تعلق رکھتے ہین ملتمس ہین کہ اگر کوئی پوسٹ ان کے کارخانون یا محکمہ مین ہو تو معرفت دفتر البدر ان کو اطلاع دیکر عند اللہ اجر حاصل کرین +

وفات

منشی عبدالغنی خان افسر فراشخانہ پٹیالہ کی والدہ بعمر ۱۲ محرم ۱۳۲۲ ہجری کو فوت ہوگئی ہین جماعت احمدیہ سے ان کی نماز جنازہ اور دعا مغفرت کی درخواست کرتے ہین مرحومہ اقدس کی بیعت مین تھین +

مولوی محمد یحیی صاحب تحریر فرماتے ہین کہ ہمارے مکرم مخدوم جناب راجہ عطا محمد صاحب رئیس یاڑی پور کشمیر فوت ہوگئے ہین اس لئے سب بھائیون سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی ان کا جنازہ

ملفوظات حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جو کہ آپ نے مارچ کے آخر نصف حصہ میں فرمائے)

صبر اور تقوےٰ کے نتائج اگر دیکھنے ہوں تو سورۃ یوسف کو غور سے مطالعہ کرو کہ جسے بھائیوں نے غلام بنا کر فروخت کیا تھا آخر کار خدا نے اسے تخت پر بٹھا دیا۔

گناہ کی طاعون اور علاج

اس وقت جبکہ بدی کمال انتشار پر ہے اور اس کی ہوا ہی چلی ہوئی ہے اس سے الگ ہونا بھی ایک مرد کا کام ہے ہر ایک میں یہ طاقت نہیں کہ جوانمردی سے اس سے الگ ہو جاوے۔ جب انسان ہر کس و ناکس کو فسق و فجور میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کا اثر اس کے قلب پر پڑتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ سب دنیا جو ایسا کرتی ہے تو یہ کوئی بری بات نہیں اس لئے بدی کی طرف میلان ہو جاتا ہے اس پر خدا کا بڑا فضل ہے جس کی یہ آنکھ کھلے اور وہ بدی کو بدی جان کر الگ ہو

اس وقت جیسے طاعون پھیلی ہے اور سوائے خدا کے خاص فضل کے نجات نہیں اسیطرح گناہ کی طاعون ہے اور اس کے بچنے کے لئے بھی خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔

جیسے جسمانی حالت اور قوے میں دیکھا جاتا ہے کسی کی کوئی قوت کمزور ہوتی ہے اور کسی کی کوئی۔ یہی حال گناہوں کا ہے کہ بعض انسان خاص گناہوں کے ترک پر تو قادر ہوتے ہیں اور دوسرے گناہوں کے ترک میں کمزور پس جس گناہ کے چھوڑنے میں جو اپنے آپ کو کمزور پاوے اس کو نشانہ بنا کر دعا کرے تو اسے فضل خدا سے قوت عطا ہو گی

سنت الٰہی یہی ہے کہ ابتدا کا فروں کی ہوتی چلی آئی ہے اور انجام کار متقی فریق کامیاب ہوتا رہا ہے

صحابہ کرام کی مراتب شناسی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مراتب پر گفتگو ہوتے ہوتے

فرمایا کہ آنحضرت صلعم کے بعد جو کچھ اسلام کا بنا ہے وہ اصحاب ثلاثہ سے ہی بنا ہے۔ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا ہے وہ اگرچہ کچھ کم نہیں۔ مگر ان کی کارروائیوں سے کسیطرح صدیق اکبر رضؓ کی خفت نہیں ہو سکتی کیونکہ کامیابی کی پہلی (بنیاد) تو صدیق اکبر نے ہی جمائی تھی اور عظیم الشان فتنہ کو انہوں نے ہی فرو کیا تھا ایسے وقت میں جن مشکلات کا سامنا حضرۃ ابوبکر رضؓ کو پڑا وہ حضرۃ عمر رضؓ کو ہرگز نہیں پڑا پس صدیق نے رستہ صاف کر دیا تو پھر اس پر عمر نے فتوحات کا

دروازہ کھولا +

آخر عمر میں ایمان سلامت لے جانے کے لئے نہ علم کی ضرورت ہے اور نہ کسی اور شے کی۔ استغفار بہت کرنی چاہیے اور نماز میں اُٹھتے بیٹھتے ہر حال میں دعا میں مصروف رہنا چاہیے +

اسلام اس بات کا نام ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے خدا کو راضی کیا جاوے +

تقریر بعد بیعت ۲۹ مارچ ۱۹۰۴ء

چند ایک احباب بیرونجات سے آئے ہوئے تھے اور حضرت اقدس کے قریب بیٹھنے کے لئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کہ حضرت اقدس ؑ نے قادیانی احباب کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان لوگوں کو جگہ دو۔ نئے آدمیوں کی تو خدا تعالیٰ نے اول ہی سے سفارش کر رکھی ہے جیسے براہین میں یہ الہام موجود ہے کہ کثرت سے لوگ تیرے پاس آویں گے تو ان سے تنگ دل نہ ہونا (یہ الہام عربی میں ہے)

بعدازاں چند احباب نے بیعت کی جس پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر ایک ایسے شخص کے سوال پر فرمائی جس نے حضور سے استقامت کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ فرمایا۔

کہ استقامت خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ہم نے دعا کی ہے اور کریں گے۔ لیکن تم بھی خدا تعالیٰ سے استقامت کی توفیق طلب کرو۔ استقامت کے یہ معنے ہیں کہ جو عہد انسان نے کیا ہے اُسے پورے طور پر نبھاوے یاد رکھو کہ عہد کرنا آسان ہے مگر اس کا نبھانا مشکل ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ باغ میں تخم ڈالنا آسان مگر اس کے نشوونما کے لئے ہر ایک ضروری بات کو ملحوظ رکھنا اور آبپاشی کے اوقات پر اس کی خبر گیری نہ کی جاوے تو آخرکار تباہ اور برباد ہو جاتا ہے دیکھو باغ میں کیسے ہی عمدہ پودے تم لگاؤ۔ لیکن اگر لگا کر بھول جاؤ اور اسے وقت پر پانی نہ دو یا اس کے گرد باڑ نہ لگاؤ تو آخرکار نتیجہ یہی ہو گا کہ یا تو وہ خشک ہو جاویں گے یا ان کو چور لیجاویں گے ایمان کا پودا اپنے نشوونما کے لئے اعمال صالحہ کو چاہتا ہے اور قرآن شریف نے جہاں ایمان کا ذکر کیا ہے وہاں اعمال صالحہ کی شرط لگا دی ہے کیونکہ جب ایمان میں فساد ہوتا ہے تو وہ ہرگز عند اللہ قبولیت کے قابل نہیں ہوتا۔ جیسے غذا جب باسی ہو یا سڑ جاوے تو اسے کوئی پسند نہیں کرتا۔ اسیطرح ریا۔ عجب۔ تکبر ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں۔ کیونکہ اگر اعمال نیک سرزد ہوتے ہیں تو وہ بندے کے اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کے فضل سے ہوئے ہیں۔ پھر اس میں اس کا کیا تعلق کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ان کو ذریعہ ٹھہراتا ہے یا اپنے نفس میں خود ہی اُن سے کبر کرتا ہے جسکا نام عُجب ہے وخلق الانسان ضعیفا (یعنے انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے) اور اس میں بذات خود کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے جب تک خدا تعالیٰ خود نہ عطا فرماوے اگر آنکھیں ہیں اور تم ان سے دیکھتے ہو یا کان ہیں اور تم ان سے سنتے ہو یا زبان ہے اور تم اس سے بولتے ہو تو یہ سب خدا کا فضل ہے کہ یہ سب قوائے اپنا اپنا کام کر رہے ہیں ورنہ اکثر لوگ مادر زاد اندھے یا بہرے یا گونگے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض بعد پیدائش کے دوسرے حادثات سے ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں مگر تمہاری آنکھیں بھی نہیں دیکھ سکتیں۔ جب تک روشنی نہ ہو اور کان نہیں سن سکتے جب تک ہوا نہ ہو۔ پس اس سے سمجھنا چاہیئے کہ جو کچھ دیا گیا ہے جب تک آسمانی تائید اس کے ساتھ نہ ہو تب تک تم محض بیکار ہو ایک بات کو تم کتنے ہی صدق دل سے قبول کرو مگر جب تک فضل الٰہی شامل حال نہیں تم اس پر قائم نہیں رہ سکتے۔

بیعت توبہ اور بیعت تسلیم جو تم نے آج کی ہے اور اس میں جو اقرار کیا ہے اُسے سچے دل سے بہت مضبوط پکڑو اور پختہ عہد کرو کہ مرتے دم تک تم اس پر قائم رہو گے سمجھ لو کہ آج ہم نفس کی خودرویوں سے باہر آ گئے ہیں اور جو جو ہدایت ہو گی اس پر عمل کرتے رہیں گے ہم کوئی نئی ہدایت یا نیا دین یا نیا عمل نہیں لائے۔ ہد ایت بھی وہی ہے دین بھی وہی ہے عمل بھی وہی ہے جو آنحضرت صلعم دے گئے ہیں کوئی نیا کلمہ تم کو تلقین نہیں کیا جاتا اور نہ کوئی نیا خاتم النبیین بنایا جاتا ہے ہاں اس پر سوال ہوتا ہے کہ جب نئی بات کوئی نہیں تو پھر فرق کیا ہوا۔ اور ایک جماعت کیوں طیار ہو رہی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خدا نے جو وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک مسیح موعود بنا کر بھیجے گا اور وہ اس وقت آویگا جب کہ دنیا سخت تاریکی میں ہو گی ہر طرف سے کفر کے حملے ہوں گے اسلام کو ہر ایک پہلو سے نقصان پہنچانے کی کوشش ہو گی تو اس کے آنے کے دو فائدے ہوں گے۔ ایک فائدہ تو یہ ہے کہ یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ اسلام بدعات سے پورا حصہ لے چکا ہے۔ ہر ایک بدعت (تیسری)

صدی کی (ہجری) سے شروع ہو کر چودھوین صدی تک کمال کو پہنچ گئی اور پوری دجالی صورت پیدا ہو گئی ہے حدیثین بلند آواز سے اس زمانہ کی نسبت خبر دے رہی ہین جیسے ایک حمل کی مدت ۹ ماہ ہوتی ہے اس مناسبت سے تیرہوین صدی کے بعد جیسے ۹ صد سال گذر گئے تو خدا نے ایک مامور کو مبعوث کیا کہ ان بدعات اور مفاسد کو دور کرے کیونکہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق لیسو منی ولست منھم کے مصداق ہو گئے تھے اور اسلام کا صرف نام ہی نام ان کی زبانون پر رہ گیا تھا جیسے ایک باغ کے عمدہ عمدہ بوٹون کو دوسرے خراب بوٹے اور گھاس وغیرہ پیدا ہو کر دبا لیتے ہین ایسے ہی ردی گھاس اور بوٹے اسلام کے باغ مین ہو گئے تھے اور اس کا حقیقی نشو ونما اور آب و تاب بالکل جاتی رہی تھی۔ مکار درویش۔ گدی نشین۔ اور فقیر وغیرہ اسی ردی گھاس کی طرح ہین جو کہ برائے نام تو مسلمان ہین لیکن اصل مین دشمن اسلام ہین خود ان کا قول تھا کہ مسیح اور مہدی چودھوین صدی کے سر پر ہوگا وہ پورا ہو گیا پھر طاعون بھی نشان تھا وہ بھی پورا ہو گیا نئی سواری جسے ریل کہتے ہین یہ بھی نشانی تھی جو کہ چلتی دیکھتے ہو۔ سورج اور چاند کا گرہن بھی ماہ رمضان مین ہو گیا۔

ایک بڑی بدعت جس کی مثال جانورون مین ہاتھی کی مثال ہے۔ یہ پڑ گئی تھی کہ نصاریٰ کا زور بڑھ گیا اور اسلام پر حملے شروع ہوئے۔ ۳۰ لاکھ سے زیادہ مسلمان مرتد ہو چکے۔ کیا یہ ممکن تھا کہ اسلام کے قادر مطلق خدا کو چھوڑ کر ایک عاجز انسان اور پہر میت کو خدا مانا جاوے کیا کسی کی عقل و فکر مین یہ بات آ سکتی تھی مگر تاہم لوگ اس دہوکہ مین آ گئے اس کا باعث عیسائیون کی شرارت ہی نہین بلکہ مسلمانون نے بھی ایک بڑا حصہ اس کا اس طرح سے لیا ہوا ہے کہ مسیح کو تو آسمان پر زندہ مانا اور آنحضرت صلعم کو........ زیر زمین دفن شدہ تسلیم کیا اور اس طرح سے ہر ایک پہلو اور بات مین یہ خود عیسائیون کی مدد کر رہے ہین اور ان کا ایک دست و بازو بنے ہوئے ہین اول تو قرآن شریف کے برخلاف ایک بات کرتے ہین اور پہر وہ بات جس سے عیسائیون کو تقویت ہو قرآن شریف پیش کرتے ہین کہ اس مین اس کا آسمان پر اٹھایا جانا لکھا ہے حالانکہ قرآن شریف تو بڑے زور سے اس کی وفات ثابت کرتا ہے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب اور قد خلت من قبلہ الرسل اور الم نجعل الارض کفاتا وغیرہ بہت سی آیات ہین جن سے وفات ثابت ہوتی ہے۔ پہر کمبخت نادان ایک اور بات کہتے ہین کہ صرف مسیح اور اس کی مان مس شیطان سے پاک ہین یہ اصل مین آنحضرت صلعم کو گالی دینی ہے کہ ایک بنی اسرائیل کی عورت مریم اور اس کا بیٹا اس سے پاک ہو اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پاک نہ ہون اگر یہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ مین ہوتے اور یہ بات کہتے تو پہر دیکھتے کہ اس بے ادبی کی کیا سزا پاتے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت مسیح اور ان کی مان مریم پر یہود کا اعتراض تھا۔ مسیح کو وہ لوگ ناجائز ولادت کا الزام لگاتے اور مریم کو زانیہ کہتے تھے۔ قرآن شریف کا کام ہے کہ انبیاء پر سے اعتراضات کو رفع کرے اس لئے اس نے مریم کے حق مین زانیہ کے بجائے صدیقہ کا لفظ رکھا اور مسیح کو مس شیطان سے پاک کہا اگر ایک محلہ مین صرف ایک عورت کا تبریہ کیا جاوے اور اس کی نسبت کہا جاوے کہ وہ بدکار نہین ہے تو اس سے یہ التزام لازم نہین آتا کہ باقی کی سب ضرور بدکار ہین صرف یہ معنے ہوتے ہین کہ اس پر جو الزام ہے وہ غلط ہے یا اگر ایک آدمی کو کہا جاوے کہ وہ بھلا مانس ہے تو اس کے یہ معنے ہرگز نہین ہوتے کہ باقی کے سب لوگ بھلے مانس نہین بلکہ بدکار ہین اسی طرح یہ ایک مقدمہ تھا کہ مسیح اور اس کی مان پر الزام لگائے گئے تھے خدا نے شہادت دی کہ وہ الزامون سے بری اور پاک ہین۔ کیا عدالت اگر ایک ملزم کو قتل کے مقدمہ مین بری کر دے تو اس سے یہ لازم آوے گا کہ باقی کے سب لوگ اس شہر کے ضرور قاتل اور خونخوار ہین غرضیکہ اس قسم کی بدعات اور فساد پھیلے ہوئے تھے جن کے دور کرنے کے لئے خدا نے ہمین مبعوث کیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ تقوےٰ طہارۃ خدا کی طرف رجوع۔ خدا کی محبت اور ہر بدکاری کے وقت اس کے خوف اور عظمت کو مدنظر رکھ کر کنارہ کش ہونا یہ باتین اٹھ گئی تہین اور اسلام صرف برائے نام رہ گیا تھا۔ اب خدا نے چاہا ہے کہ سچی پاکیزگی حاصل ہو۔

عقائد کا اثر اعمال پر | اسلام کے دو حصہ ہین ہین ایک تو یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاوے اور اس کے احسانون کے بدلے مین اس کی پوری اطاعت کی جاوے ورنہ خدا تعالےٰ جیسے محسن و مربی سے جو روگردانی کرتا ہے وہ شیطان ہے۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ مخلوق کے حقوق شناخت کرو اور ان کا حق سکو بجا لاوے جن قومون نے موٹے موٹے گناہ جیسے زنا۔ چوری۔ غیبت جہوٹ وغیرہ اختیار کئے آخر وہ ہلاک ہو گئین۔ اور بعض قومین صرف ایک ایک گناہ کے ارتکاب سے ہلاک ہوتی رہین گو چونکہ یہ امت مرحومہ ہے اس لئے خدا تعالےٰ اسے ہلاک نہین کرتا ورنہ کوئی معصیت ایسی نہین ہے جو یہ نہین کرتے۔ بالکل ہندون کی طرح ہو گئے ہین ہر ایک نے الگ معبود بنا لئے ہین عیسے کو مثل خدا کے حی و قیوم مانا جاتا ہے پرندون کا اسے خالق مانا جاتا ہے بات یہ ہے کہ

عقیدے اچھے ہوتے ہین تو انسان سے اعمال بھی اچھے صادر ہوتے ہین

دیکھو ہندون نے ۳۳ کروڑ دیوتا بنائے تو آخر نیوگ وغیرہ جیسے مسائل کو بھی ماننے لگ گئے اور ذرہ ذرہ کو خدا مان لیا اس نیوگ اور حرامکاری کی کثرۃ کا باعث یہی اعتقاد کا نقص ہے جو انسان سچا اور بے نقص عقیدہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہین بناتا تو اس سے اعمال خود بخود ہی اچھے صادر ہوتے ہین اور یہی باعث ہے کہ جب مسلمانون نے سچے عقائد چھوڑ دئے تو آخر دجال وغیرہ کو خدا ماننے لگ گئے کیونکہ دجال مین تمام صفات خدائی کے تسلیم کرتے ہین۔ پس جب اس مین تمام صفات خدائی کے مانے ہو تو جو اسے خدا کہے اس کا اس مین کیا قصور ہوا خود ہی تو تم خدائی کا چارج دجال کو دیتے ہو۔ پروردگار چاہتا ہے کہ جیسے عقائد درست ہون ویسے ہی اعمال صالحہ بھی درست ہون اور ان مین کسی قسم کا فتور نہ ہو اس لئے صراط مستقیم پر ہونا ضروری ہے۔ خدا نے بار بار مجھے کہا ہے کہ الخیر کلہ فی القرآن اسکی تعلیم ہے کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور جو قرآن نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے اور ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقوےٰ مین ترقی کرو۔ ترقی انسان خود نہین کر سکتا تھا جب تک ایک جماعت اور ایک اس کا امام نہ ہو اگر انسان مین یہ قوت ہوتی کہ وہ خود بخود ترقی کر سکتا تو پھر انبیاء کی ضرورت نہ تھی۔ تقوے کے لئے ایک ایسے انسان کے پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔ جو صاحب کشش ہو اور بذریعہ دعا کے وہ نفسون کو پاک کرے۔ دیکھو اس قدر حکماء گذرے ہین۔ کیا کسی نے صالحین کی جماعت بھی بنائی ہرگز نہین اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ صاحب کشش نہ تھے لیکن آنحضرت صلعم نے کیسے بنا دی۔ بات یہ ہے کہ جسے خدا تعالےٰ بھیجتا ہے اس کے اندر ایک **تریاقی مادہ** رکھا ہوا ہوتا ہے پس جو شخص محبت اور اطاعت مین اس کے ساتھ ترقی کرتا ہے تو اس کی تریاقی مادہ کی وجہ سے اس کے گناہ کی زہر دور ہوتی ہے اور فیض کے ترشحات اس پر بھی گرنے لگتے ہین۔ اس کی نماز معمولی نماز نہین ہوتی یاد رکھو کہ اگر موجودہ ٹکرون والی نماز ہزار برس بھی پڑھی جاوے تو ہرگز فائدہ نہ ہوگا نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ مین مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔ اگر طبیعت مین قبض اور بدمزگی ہو تو اس کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہئے کہ الٰہی تو ہی اسے دور کر اور لذت اور نور نازل

٭ مسیح کو آسمان پر چڑھایا اور خدا مانا گیا

خداشناسی کے لئے الہام کی ضرورت ہے اور ہونا چاہیے پر لطیف بحث

گذشتہ اشاعت سے آگے

اب ہم اصل کلام کی طرف رجوع کرکے لکھتے ہین کہ مجرد ملاحظہ مخلوقات سے ہرگز یقین کامل حاصل نہین ہوسکتا اور نہ کبھی کسی کو ہوا بلکہ جس قدر حاصل ہوسکتا ہے اور شاید بعضون کو ہوا ہو وہ اسی قدر ہے کہ جو ہونا چاہیئے کا مصداق ہے اور یہ بھی وجود صانع عالم کی بابت ہے اور جزا سزا وغیرہ مین تو اتنا بھی نہین اور جبکہ مخلوقات پر نظر ڈالنے سے یقین کامل حاصل نہ ہوسکا تو دو باتون مین سے ایک بات ماننی پڑی یا تو یہ کہ خدا نے یقین کامل تک پہنچانے کا ارادہ ہی نہین کیا اور یا یہ کہ ضرور اس نے یقین کامل تک پہنچانے کے لئے کوئی ذریعہ رکھا ہے لیکن امر اول الذکر تو بدیہی البطلان ہے اور کسی عاقل کو اس کے باطل ہونے مین کلام نہین اور امر دوم کے قرار دینے کی حالت مین یعنی اس صورت مین کہ جب ہم تسلیم کرین کہ خدا نے مخلوقات کی نجات کے لئے ضرور کوئی کامل ذریعہ ٹھہرایا ہے بجز اس بات کے ماننے کے اور کوئی چارہ نہین کہ وہ کامل ذریعہ ایسی کتاب الہامی ہوگی جو اپنی ذات مین بے مثل و مانند ہو اور اپنے بیان مین قانون قدرت کے ہر ایک اجمال کو کھولتی ہو کیونکہ جب کامل ذریعہ کے لئے یہ شرط ہوئی کہ وہ چیز بے مثل و مانند ہو اور نیز اس مین منجانب اللہ ہونے کے بارہ مین اور ہر ایک امر دینی کے لئے تحریری شہادت بھی موجود ہو تو یہ تمام صفات صرف کتاب الہامی مین جو بے مثل و مانند ہو جمع ہون گی اور کسی چیز مین جمع نہین ہوسکتین۔ کیونکہ یہ خوبی صرف کتاب الہامی مین متحقق ہوسکتی ہے کہ اپنے بیان اور اپنی بے نظیری کی حالت کے ذریعہ سے یقین کامل اور معرفت کامل کے مرتبہ تک پہنچاوے وجہ یہ کہ آسمان و زمین کے وجود پر اگر کوئی کمبخت دہریہ شک کرے تو کرے کہ یہ قدیم سے چلے آتے ہین پر ایک کلام کو انسانی طاقتون سے بالاتر تسلیم کرکر پھر انسان اس اقرار کرنے سے کہان بھاگ سکتا ہے کہ خدا فی الواقع موجود ہے جس نے اس کتاب کو نازل کیا۔ علاوہ اس کے اس جگہ خدا کا وجود ماننا صرف اپنا ہی قیاس نہین بلکہ وہی کتاب بطور خبر واقعہ کے یہ بھی بتلاتی ہے کہ خدا موجود ہے اور جزا سزا برحق ہے پس جس یقین کامل کو طالب حق زمین و آسمان مین تلاش کرتا ہے اور نہین پاتا وہ مراد اس کو اس جگہ ملجاتی ہے۔ لہذا دہریہ کو خدا کے قائل کرنے کے لئے جیسا کلام بے مثل سے علاج منصور ہو ویسا زمین آسمان کے ملاحظہ سے ہرگز ممکن نہین۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہر ایک انسان مین کہ جو مجرد قیاس پرست ہے دہریہ پن کی ایک رگ ہے وہی رگ دہریہ مین کچھ زیادہ پھولکر ظاہر ہو جاتی ہے اور اورون مین مخفی رہتی ہے اس رگ کو وہی الہامی کتاب کاٹتی ہے جو فوق الطاقت انسانی۔ طاقتون سے باہر ہو کیونکہ جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے آسمان زمین سے نتیجہ نکالنے مین ہمیشہ لوگون کی سمجھ مختلف رہی ہے کسی نے یون سمجھا اور کسی نے دُون سمجھا لیکن یہ اختلاف کلام بے مثل مین نہین ہوسکتا اور گو کوئی دہریہ ہی ہو پر کلام بے مثل کی نسبت یہ رائے ظاہر نہین کرسکتا کہ وہ بغیر تکلم کسی متکلم کے زمین آسمان کی طرح خود بخود قدیم سے وجود رکھتی ہے بلکہ کلام بے مثل مین اس وقت تک دہریہ بحث و تکرار کریگا جب تک اس کے بے مثل ہونے مین کلام ہے اور جب ہی اس نے اس بات کو قبول کرلیا کہ فی الواقعہ بنانا اس کا انسانی طاقتون سے باہر ہے اسی وقت سے خدا کے ماننے کے لئے اس کے دل مین ایک تخم بویا جاویگا کیونکہ اس وہم کے کرنے کی گنجائش ہی نہین کہ اس کلام کے متکلم کا وجود قیاسی ہے نہ واقعی اس جہت سے کہ کلام کا وجود بغیر وجود متکلم کے ہو ہی نہین سکتا ماسوا اس کے کلام بے مثل مین یہ بھی خوبی ہے کہ جو کچھ علم مبدء اور معاد کا تکمیل نفس کے لئے ضروری ہے وہ سب بطور امر واقعہ کے اس مین لکھا ہوا موجود ہے اور یہ خوبی بھی زمین آسمان مین موجود نہین کیونکہ اول تو ان کے ملاحظہ سے اسرار دینیہ کچھ معلوم ہی نہین ہوتے اور اگر کچھ ہون بھی تو اکثر اوقات وہی مثل مشہور ہے کہ گونگے اشارے اس کی مان ہی سمجھے اب اس تمام تقریر سے ظاہر ہوگیا کہ بے مثل ہونا کلام الہی کا صرف اسی جہت سے واجب نہین کہ [illegible] قدرت کا اسپر موقوف ہے بلکہ اس جہت سے بھی واجب ہے کہ بغیر بے مثل کلام کے نجات کا امر ہی ادھورا رہتا ہے کیونکہ جب خدا پر ہی یقین کامل نہ ہوا تو پھر نجات کیسی اور کہان سے جو لوگ خدا کی کلام کا بے مثل و مانند ہونا ضروری نہین سمجھتے۔ ان کی کیسی نادانی ہے کہ حکیم مطلق پر بدگمانی کرتے ہین کہ ہر چند اس نے کتابین بھیجین پر بات وہی بنی بنائی رہی جو پہلے تھی اور وہ کام نہ کیا جس سے لوگون کا ایمان اپنے کمال کو پہنچتا۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ سوچتے نہین کہ خدا کا قانون قدرت ایسا محیط ہے کہ اس نے کیڑون مکوڑون کو بھی جن سے کچھ ایسا بڑا فائدہ متصور نہین بے نظیر بنانے سے دریغ نہین کیا کیا اس کی حکمت پر یہ اعتراض نہ ہوگا کہ اس کو دریغ کرنے کا مقام کہان آکر سوجھا جس سے تمام انسانی کی کشتی ہی غرق ہوتی ہے اور جس سے یہ خیال کرنا پڑتا ہے کہ گویا خدا کو ہرگز منظور ہی نہین کہ کوئی انسان نجات کا مرتبہ حاصل کرے مگر جس حالت مین خدا تعالیٰ کی نسبت ایسا گمان کرنا کفر عظیم ہے تو بالآخر یہ دوسری بات جو خدا کی شان کے لائق اور بندون کی حاجت کے موافق ہے ماننی پڑی یعنی یہ کہ خدا نے بندون کی نجات اور تکمیل معرفت کے لئے ضرور ایسی کتاب بھیجی ہے جو عدیم النظر ہونے کی وجہ سے معرفت کامل تک پہنچاتی ہے اور جو کام مجرد عقل سے نہین ہوسکتا اس کو پورا کرکے دکھاتی ہے سو وہ کتاب قرآن شریف ہے جس نے اس کمال تام کا دعوےٰ کیا ہے اور اس کو بہ پایۂ صداقت پہنچایا ہے ٭

هست فرقان آفتاب علم و دین
تا برندت از گمان سوئے یقین

هست فرقان از خدا حبل المتین
تا کشندت سوئے رب العالمین

هست فرقان روز روشن از خدا
تا دہندت روشنی دیدہ ہا

حق فرستاد این کلام بے مثال
تا رسی در حضرت قدس و جلال

دارد ئے شک ہست الہام خدا
کان نماید قدرت تام خدا

ہر کہ روئے خود ز فرقان گشنید
جان او روئے یقین ہرگز ندید

جان خود را می کنی و خود روی
باز میمانی ہمان کور و غوی

کاش جانت میل عرفان داشتے
کاس معینت تخم حق را کاشتے

خود نگہ کن از سر انصاف و دین
از گمان ہا کے شود کار یقین

ہر کہ را سوزش درہ بکشودہ است
از یقین نے از گمان ہا بودہ است

قدر فرقان نزدت ای غدار نیست
این ندانی کن خزانہ دریا رنیست

وحی فرقان مردگان را جان دہد
صد خبر از کوچۂ عرفان دہد

از یقین ہا می نماید عالمے
کان نہ بیند کس بصد عالم ہمے

غزل حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کچھ عرصہ ہوا کہ حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوۃ پرانے کاغذات کی دیکھ بھال فرما رہے تھے آپکو اپنی ایک پرانی نظم کا غذات مین نظر آئی جو کہ آپ نے [illegible] اخبار عام کو ارسال کردی بعد اخبار عام نے اسے ۱۲- اپریل کے روزانہ مین طبع کیا ہے جس سے نقل کرکے ہم اس نظم کو ہدیہ ناظرین کرتے ہین

اے محبت عجب آثار نمایان کردی
زخم و مرہم برہ یار تو یکسان کردی

ہمہ مجموع دو عالم تو پریشان کردی
ہمہ عشاق تو سرگشتہ و حیران کردی

ذرہ را تو بیک جلوہ کنی چون خورشید
اے بسا خاک کہ تو چون مہ تابان کردی

وہ چہ اعجاز نمودی کہ بیک جلوۂ فیض
در رفتن بردی آمدن آسان کردی

ہوشمندان جہان را تو کنی دیوانہ
اے بسا خانۂ فطنت کہ تو ویران کردی

جان خود کس ندہد بہر کس از صدق و وفا
راستی این است کہ این جنس تو ارزان کردی

بر تو ختم است ہمہ شوخی و عیاری و ناز
ہیچ عیار نباشد کہ نہ نالان کردی

ہر کہ در محفل تو افتاد تو بریان کردی
ہر کہ آمد بر تو شاد تو گریان کردی

تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم
اے جنون گرد تو گردم کہ چہ احسان کردی

اے تب عشق ببین کہ بدین خون خواری
کہ فراستی مگرم مرد مسلمان کردی

ہمہ جا شور تو بینم چہ حقیقت چہ مجاز
سینہ [illegible] ہمہ بریان کردی

آن مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند
لطف کردی کہ [illegible]

نوٹ۔ حضرۃ مسیح موعود نے روزانہ اخبار عام کے خریدار [illegible]

نورافشان کی ظلمت افشانی

ہم نہیں سمجھتے کہ نور افشان حضرۃ مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی مخالفت میں مضامین شائع کرکے کیا حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ ان کے خداوند کا قول ہے کہ جو بوٹا میرے باپ نے لگایا ہے اسے کوئی نہیں اکھاڑ سکتا باوجود حد درجہ کی مخالفت کے وہ دیکھتا ہے کہ یہ مذہب جو عین فطرۃ کے مطابق اور قوانین قدرت اور الہامی کتب کے موافق ہے برابر ترقی کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتے سعید روحوں کو اس کی طرف لا رہے ہیں اور ایک نسیم چل رہی ہے جس سے متاثر ہوکر تمام عیسائی دنیا یہ تسلیم کرتی جاتی ہے کہ مسیح معصوم نہ تھا اور نہ اس کے افعال غلطیوں سے پاک تھے اور نہ انجیل قدرت انسانی مداخلت سے مامون ہیں مگر پھر بھی وہ ہے کہ برابر کسر رہ گئی۔ پکارتا چلا جا رہا ہے حالانکہ کسر صلیب بوجہ احسن ہو چکی کیونکہ جب مسیح کی وفات ثابت ہوگئی اور خدا کے فرستادے نے اس کی قبر تک دکھا دی تو پھر بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ لوگ مطلق حق کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ حالانکہ ان سے پہلے ان کا مقولہ تھا کہ ہم سچائی کے قبول کرنے کے لئے ہر وقت طیار ہیں

۱۲ فروری کے نور افشان نے ریویو آف ریلیجنز کے اس مضمون پر اعتراض کیا ہے۔ جو خود اسی کے ایک بھائی کے خیالات پر مبنی تھا وہ بیہودہ سرائی ہے یا ژاژ گوئی جو کچھ ہے آپ ہی کے ایک پادری بھائی کی ہے جس کی نسبت سول ملٹری گزٹ لاہور کے فاضل اڈیٹر نے صاف لکھ دیا ہے کہ اس مضمون میں اس نے اعلیٰ تنقید کے ان نتائج پر ریویو کیا ہے جو سمجھدار عیسائیوں میں اب عام طور پر تسلیم کئے گئے ہیں۔ اب تم خود ہی انصاف کرو کہ یہ خیال (بائیبل غلطیوں اور بیہودگیوں سے خالی نہیں) صرف مسٹر ہیپ ورتھ کا ہے یا تمام سمجھدار عیسائیوں کا ذرا ”سمجھدار“ کو آنکھیں کھول کر پڑھئے اور اس لطیف اشارہ کی طرف غور کیجئے جو اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والوں پر کیا گیا ہے۔ ہم تو کرہ زمین کے دوسرے حصے سے بھی یہی آواز سن رہے ہیں کہ ”کوئی پورا تعلیم یافتہ فاضل مہذب عیسائی واعظ اس بات کی تعلیم نہیں دیتا کہ یسوع خدا تھا یا کسی معنی میں بھی خدا کا شریک تھا اور یہ کہ ”مسیح کے جی اٹھنے کا قصہ ایک صاف جھوٹا افسانہ ہے جسکو بلاشبہ اس کی موت کے بعد کسی نے افترا کر لیا ہوگا“ وہ اکثر عیسائیوں تے ..... اب اس عقیدہ کو ترک کر دیا ہے آج جو شخص ایسا عقیدہ شائع کرے وہ جاہل سمجھا جاتا ہے

مگر آپ کا خیال ہے کہ ایک بدعتی عیسائی کا یہ عقیدہ جمہور کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا مسٹر ہاروے (یونائٹڈ سٹیٹ امریکہ) کے اس قول سے ثابت ہے کہ اکثر عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے اور صرف چند اس کے برخلاف ہیں پھر آپ کس منہ سے کہہ رہے ہیں کہ یہ ژاژ گوئی ہم مسیحوں کے واسطے سند نہیں ہو سکتی۔ کیا جہان کے اکثر عیسائی ژاژ گو ہو گئے اور آپ سب سے دانشمند۔ حالانکہ اس کا آپ کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں۔ اور مدعی اپنا ثبوت دے رہا ہے۔ وہ کون سے فاضل مسیحی ہیں جنہوں نے ہیپ ورتھ کا جواب دیا۔ آپ نے لکھ دیا ہوتا تاکہ ہم غور کرتے باقی رہا۔ قرآن مجید کا توریت وانجیل کو نور و ہدایت کہنا۔ یہ بیشک ٹھیک ہے مگر تم وہ توراۃ وانجیل جس کی قرآن کریم میں تعریف ہے ہمیں دکھاؤ بھی۔ ! کیا تورات کی بے سروپا روائتیں جن میں موسیٰ کی قبر کا احوال بھی ہے دیکھ کر کوئی معاملہ فہم دانشمند کہہ سکتا ہے کہ یہ سب کا سب خدا کا کلام ہے اور ایسا ہی انجیل میں یہودیوں کے قصے اور ان کے یسوع کے خدا ہونے پر گواہی۔ واقعی ایسے عظیم الشان مرتبہ کی گواہی بھی آسیب زدہ ہی دیا کرتے ہیں پھر یہ انجیل تو آپ خود مانتے ہیں کئی سال بعد کی لکھی ہوئی ہے اور قرآن شریف میں جس انجیل کی تعریف ہے وہ تو حضرت عیسےٰ پر نازل ہوئی تھی۔ مگر تمہارے پاس کوئی انجیل نہیں جو عیسےٰ پر نازل ہوئی ہے ہاں چند مختلف مضامین کے رسالے ہیں جو بعد میں چند ایسے اشخاص نے لکھے جن کی تاریخ خود تاریکی میں ہے تو پھر دوسروں کو کیا روشنی میں لائیں گے۔ ان کتابوں میں اگر کچھ خدا کا کلام ہے جو عیسےٰ پر نازل ہوا تو اس کے پرکھنے کا معیار خود قرآن مجید ہے جیسے کہ فرمایا مہیمنا علیہ۔ پس ہم اس کسوٹی پر لا کر معلوم کر سکتے ہیں کہ انجیل کا فلاں فقرہ تحریف سے خالی ہے یا نہیں۔ جب قرآن مجید سے مطابق کرنے سے یہ بات کھل گئی کہ انجیل انسانی دست برد سے محفوظ نہیں رہی اور نہ وہ قرآن کریم کی طرح اپنے محفوظ رہنے کا دعویٰ کرتی ہے۔ تو پھر ہم کیوں نہ تمہارے ان کثیر التعداد بھائیوں کی تصدیق کریں جو یہ مشتہر کر رہے ہیں کہ یہ کتاب غلطیوں اور بیہودگیوں سے پر ہے اور کیوں نہ ان کو چھوڑ دیں جو ایک ایسی کتاب کو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا کر گمراہ کرتے ہیں جبکہ بقول تمہارے۔ تمہارے خداوند کا قول ہے ایسوں کو چھوڑ دو دونوں گڑھے میں گریں گے +

(۲) واقعی دیسی عیسائی اس حقیقت سے بے خبر رکھے گئے ہیں۔ یا وہ اس کے معلوم کرنے کی دیدہ دانستہ کوشش نہیں کرتے ورنہ سمجھدار عیسائیوں کے ساتھ ہوتے۔ اور اگر باوجود خبر پانے کے غافل ہیں تو میرے خیال میں یہ اس سے زیادہ گناہ کی بات ہے کہ باوجود اس کے کہ ان کو اصل معاملہ سے آگاہی دی گئی ہے مگر وہ اسی لکیر کے فقیر ہیں اور مطلق خداوند کریم کے عطیہ عظیم عقل سے کام نہیں لیتے +

(۱) ”ہم نور کے فرزند ہیں“ بہت خاصے مگر کیا وہی نور جس کی روشنی میں گنہ گار (فاحشہ) عورت سے عطر ملوانا اور جسم کو چھونے دینا جائز ہو۔ بلکہ ایک معجزہ سمجھا جائے اور اس کی تمام جہان میں منادی کرنے کی نسبت اعلان دیا جائے۔

(ب) آپنے کونسے روزمرہ کے روحانی تجربہ کئے جن سے انجیل زندہ خدا کا کلام معلوم ہوا۔ کچھ تو اس کا نمونہ دکھلایا ہوتا۔ مدت سے خدا کا مامور دعویٰ کر رہا ہے کہ اگر تم میں کچھ روحانی برکات ہیں تو دکھلاؤ اور میرے سامنے آؤ مگر اس وقت تو ایسی چپ سادھتے ہو کہ جیسے منہ میں زبان ہی نہیں اور آگے پیچھے شور مچاتے ہو یہ کیا تہذیب ہے،

(ج) ”دو دھاری تلوار“ یہ ٹھیک فرمایا کیونکہ **دین** و دنیا دونوں کی امید منقطع کرنی پڑتی ہے۔ دین کی تو اس نے کہ کفارہ کے مسئلے نے گناہ سے بالکل بے پرواہ کر دیا ہے جو جی میں آیا کرو۔ کچھ روک ٹوک نہیں۔ دنیا کی سب چیزیں حلال ہیں غالباً اسی کی برکت سے شراب نوشی وغیرہ افعال قبیحہ کی کثرت ہے اور دنیا کی اس لئے کہ حکم ہے کل کی فکر نہ کرو تو بس جب کل کی فکر کرنا معصیت ٹھہرا تو کاروبار از خود بند ہوگئی دولتمند ہونے سے بھی روکا جاتا ہے کیونکہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزر جانا آسان۔ مگر دولتمند کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہو جانا مشکل۔ خدا جانے دولتمندوں نے کیا قصور کیا۔ حالانکہ انہی دولتمندوں کی **امداد** سے انجیل کی اشاعت میں اس قدر سرگرمی دکھلائی جا رہی ہے

(د) یہ وہ حکمت الٰہی ہے جسے انسان اپنی حکمت سے نہیں جان سکتا سبحان اللہ کیا عمدہ کلام ہے جسے انسانی حکمت سمجھ ہی نہیں سکتی اگر یہی بات ہے تو پھر انسان کے لئے اس کا ماننا کیوں ضروری کر دیا۔ جبکہ وہ اسے سمجھ ہی نہیں سکتا۔ یہ عجیب الٰہی حکمت اور خداوند کی محبت ہے کہ ان سے ایسے بوجھ کے اٹھانے کی فرمائش جسے وہ مطلق اٹھا نہیں سکتے اور نہ سمجھ سکتے ہیں۔ کیا حکمت کا تعلق جسم سے ہے جو کہتے ہو کہ روح کی باتیں روح ہی سے سمجھی جاتی ہیں +

(س) آپ کا ایمان ولایتی پادریوں پر ہو یا نہ ہو۔ مگر اس

مقدمات

۱۱ تاریخکو لالہ آتمارام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول جو کہ لالہ چندو لال صاحب کے عہدہ منصفی پر بمقام ملتان منتقل ہوجانے کی وجہ سے اب گورداسپور مین ان کی جگہ تشریف لائے ہین کی عدالت مین مقدمہ مولوی کرم دین بنام حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و حکیم فضلدین صاحب پیش ہوا ہماری طرف سے مسٹر گارمن بیرسٹرایٹ لا - خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر اور مولوی محمد علی صاحب وکیل تھے اور مستغیث کی طرف سے شیخ نبی بخش صاحب تھے - خواجہ کمال الدین صاحب نے درخواست کی کہ منجملہ گواہان استغاثہ کے چند گواہ دوبارہ طلب کیئے جاوین اور انکی شہادت از سر نو لی جاوے .... چونکہ یہ قانونی امر تھا اس لیئے درخواست منظور ہوئی اور ۹ مئی سنہ ۱۹۰۴ء تاریخ مقرر ہوئی چونکہ اب حضرۃ اقدس علیہ السلام کی طبیعت روبصحت ہے اس لیئے امید ہے کہ آپ ۹ تاریخکو ضرور گورداسپور تشریف فرما ہون گے +

اس کے بعد مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب بنام مولوی کرم دین و منشی فقیر محمد مالک و ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم پیش ہوا -

مولوی کرمدین صاحب نے اس مقدمہ سوا ایک گواہ کے باقی شہادتون کو دوبارہ طلب کیا جس کے لیئے تاریخ ۶ مئی سنہ ۴ء مقرر ہوئی +

عجیب موقعہ

حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے اپنی نادر اور بے بہا اور بے نظیر تصنیفات کی قیمت مین اس لیئے تخفیف کردی ہے کہ یہ ہاتھون ہاتھ بہت جلد نکل جاوین یہ کتابین جن کی فہرست ذیل مین دیجاتی ہے مخالف مولویون کے لیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعاوی کے متعلق ایک بے نظیر حربہ ہے جس کے آگے کسی مولوی کا ٹھہرنا محال ہے اور ان کے مطالعہ سے علم کلام اور مناظرہ کا عجیب ڈھنگ حاصل ہوتا ہے

نمبر شمار	نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
۱	تحذیر المومنین	۸ر	۴ر
۲	آیات الرحمن	عہر	۸ر
۳	سواء السبیل	۳ر	۱ر
۴	اعلام الناس	۶ر	۳ر
۵	موعظ حسنہ	۲ر	۱ر
۶	کشف الالتباس	۱ر	۸ر
۷	مسک العارف	۴ر	۲ر

یہ قیمتین علاوہ خرچ ڈاک ہین درخواست دفتر البدر مین ہونی چاہیئے +

ہائے غضب ہوگیا

ہائے غضب ہوگیا کے عنوان سے ایک اشتہار حال ہی مین لاہور شہر کے سب دروازون اور خاص خاص جگہون پر چسپان کیا گیا اور یہ اشتہار چھاپہ کا نہین بلکہ پنسل کے چھاپہ سے چھپا ہوا معلوم ہوتا ہے خواہ اس کا نتیجہ کچھ ہی کیون نہ ہو مگر اس مین کچھ کلام نہین کہ آریہ سماج کی اندرونی حالت روز بروز کمزور اور ناگفتہ بہ ہو رہی ہے اور اس قلمی اشتہار نے تو رہی سہی حالت کو کمزور بنا دیا ہے ہم اس اشتہار کے مضمون کو صحت سے درج گزٹ کر کے ناظرین سے التماس کرتے ہین کہ آپ ایسے حالات سے عبرت لین اشتہار ذیل مین درج ہے

ہمین یہ سنکر سخت افسوس ہوا ہے کہ چھپوانی آریہ سماج کے لیڈر ...... صاحب بی - اے - پلیڈر چیف کورٹ پنجاب سابق ...... وحال ...... سماج لاہور نے ایک سخت شرمناک حرکت کی یعنی یہ کہ پچھلے گوروکل کے جلسہ پر ہردوار کی پوتر بھومی پر ایک یتیم لڑکی کے ساتھ جو پنڈت ...... اپدیشک آریہ سماج کے پاس رہتی ہے اپنا منہ کالا کیا یتیم رسیدہ پنڈت ...... نے آریہ سماج سے دادرسی چاہی اور سماج کے تجربہ کار داناؤن کی ایک کمیشن تحقیقات کے لیئے مقرر ہوئی جس کے سامنے شہادت دینے کے لیئے آریہ سماج و قوم کی بہوش وسنا جاتا ہے کہ غالباً لالہ منشی رام جی ہردوار سے تشریف لائے کئی روز کمیشن دروازہ بند کر کے غور کرتی رہی آخر یہ فیصلہ ہوا کہ چونکہ اس معاملہ کو اٹھانے سے آریہ سماج کی سخت بدنامی ہے اس لیئے مجرم کو عدم ثبوت مین بری کیا جاوے جس کمیشن مین لالہ رام کشن - لالہ روشن لال - لالہ جیونداس صاحبان جیسے شخص موجود ہون اس سے اس قسم کی کارروائی سرزد ہونا گویا سچائی اور پاکیزگی کا خون کرنا ہے - ہمارا پنڈت ...... سے کچھ عناد نہین صرف ہم سچائی کے پاس مین دست بستہ پیارے آریہ بہائیون سے التماس کرتے ہین کہ ایسے شخص کو...... ...... کردین ورنہ مہرشی دیانند سرسوتی کا پوتر مشن خاک مین مل جاویگا ہم نے جان کو ہتھیلی پر رکھکر پبلک سے اپیل کی ہے ہم جانتے ہین کہ جیل ہمارے لیئے طیار ہے مگر ہم سچائی کے پاس اور آریہ سماج کی صحت مین یہ سب کچھ برداشت کرنیکو طیار ہین - ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ ایک اپدیشک کی استری پر پنڈت صاحب کی نظر ہے علاوہ اور بھی بہت سے حالات ہمین پنڈت جی کے پوتر جیون چرتر کے متعلق معلوم ہین جو ہم عین عدالت مین ظاہر کرینگے ہمین پوری آشا ہے کہ اس پوتر پنجاب بھومی مین ایسے بہت سے دیانتدار آدمی نکل آوینگے جو پاکیزگی کی حمایت مین جو کچھ انہین معلوم ہے صاف صاف کہنے کو طیار رہین ورنہ آخر جو ہوگا ہم اکیلے برداشت کرنے کو طیار رہین اوم شانتی اوم شانتی اوم شانتی !!! - غلام آریہ سماج و سچائی کا حامی بھگوان سنگھ + + ہم امید کرتے ہین کہ سماجی اخبارات ضرور اس معاملہ پر روشنی ڈالکر عوام کی گھبراہٹ اور بے چینی کو دور کرین گے (ستاتن دھرم گزٹ)

تازہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو جو محبت اپنے مخلص احباب سے ہے اور کس طرح سے آپ بدل اس امر کو چاہتے ہین کہ احمدی احباب آپکی صحبت بابرکت مین رہکر فیضان الہی کے چشمون سے اپنے دلون کی زمین کو سیراب کرین وہ آپکو ذیل کے خط سے ظاہر ہو سکتا ہے جو کہ حضرت امام الزمان ع نے سید تفضل حسین صاحب پنشنر رئیس اٹاوہ کے نام انکے ایک خط کے جواب مین تحریر فرمایا جبکہ سید صاحب قادیان مین ہی مقیم تھے اور جانے کے لیئے رخصت طلب کی تھی -

مجبی اخویم مولوی سید تفضل حسین صاحب سلمہ اللہ تعالے -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپکا یہ عنایتنامہ بہت ناگوار گذرا مجھے پہلے ہی امید تھی کہ آپ جلد رخصت لیوین گے یہ واقعی بات ہے کہ مین نہین جانتا کہ پھر ملاقات ہو یا نہ ہو کسی نے سچ کہا ہے ؎ غنیمت جان رل مل بیٹھنے کو - جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

قادیان اور طاعون

مارچ کے آخر ایام مین طاعون سے چند واردات قادیان مین ہوئی تھین مگر فوراً ہی آرام کی صورت پیدا ہوگئی تھی اور جو لوگ طاعون سے بیمار تھے وہ بالکل تندرست بھی ہو گئے تھے اپریل کی پانچ تاریخ کے بعد پھر طاعون نمودار ہوئی ..... اور آج ۱۳ تاریخ تک ...... بدستور ہے قادیان آریہ سماج کے دوسرے سالانہ جلسہ پر جو کہ ۲ و ۳ - اپریل کو ہوا ہے سنا گیا ہے کہ لوگند ریال صاحب نے بڑے دعوے سے یہ پیشگوئی کی تھی کہ ہم بذریعہ ہون کے قادیان کو طاعون سے پاک و صاف کرین گے سو جلسہ کا ختم ہونا تھا کہ لوگند ریال تو کیا صاف کرتے خود خود طاعون نے صفائی شروع کردی +

اخبار دیر سے نکلے گا

چونکہ آج کل بیماری کی وجہ سے ہمارے مطبع کے بعض آدمیون کے خویش و اقارب بیمار ہین اور وہ بیچارے ان کی تیمارداری مین مصروف ہین اس لیئے اس کے جوش کے فرو ہونے تک ممکن ہے کہ یا تو اخبار وقت پر نہ نکلے یا ایک نمبر دوسرے نمبر کے ساتھ شائع ہو

(مینیجر)

عصمت انبیاء کے متعلق ایک قابل قدر نکتہ

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی نسبت جو قصص بیان کئے جاتے ہیں ان کو سچا مان کر ہمارے علمائے زمانہ نے بہت ٹھوکر کھائی ہے اور اگر غور کر کے دیکھا جاوے تو جیسے مسیح علیہ السلام کی نسبت آسمان پر ابتک زندہ رہنے کا اعتقاد اہل اسلام میں ... عیسائیوں کے میل جول سے پیدا ہو گیا ویسے ہی انہی عیسائیوں سے انہیں انبیائے بے عصمتی کا خیال بھی رائج ہوا کہ ان کی محرف اور مبدل کتب اور صحف میں بے دلیل اور بے ثبوت داستانوں پر اعتبار کرنے سے وہ اس بات کو جائز ماننے لگ گئے کہ انبیاء علیہم السلام جو کہ دنیا میں حقیقی راستی اور پاکیزگی قائم کرنے کے واسطے آتے ہیں وہ بھی اپنے اغراض کے لئے جھوٹ فریب اور ناجائز حیلے حوالوں کو برت لیتے ہیں ان کا خیال اس طرف منتقل نہ ہوا کہ جس حالت میں وہ اپنی تعلیم پر آپ ہی عامل نہیں اور جس قوی ایمان کو وہ لوگوں کے دلوں میں راسخ کرنا چاہتے ہیں جب وہ خود ان میں نہیں اور جان کو خطرات میں پڑتا دیکھکر ضعیف الایمانی سے جھوٹ وغیرہ بولنے پر آمادہ ہو جاتے رہے تو پھر وہ حقیقی نبی اور خدا کے مامور کیسے ہو سکتے ہیں اور کیا وجہ ہے کہ وہ اپنی نبوت اور رسالت میں بھی جھوٹے ہی نہ ہوں۔ اسی غلطی کی وجہ سے جو کہ ناعاقبت اندیشی کے باعث علماء کو لاحق حال ہوتی ہی انہوں نے تفسیروں اور قصص الانبیاء وغیرہ کتب میں بھی ایسی بے سروپا روایتوں کو درج کر دیا۔ اور

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

کے سنہری اور بیش قیمت اصول کو نظر انداز کر دیا حالانکہ حفظ مراتب ہی ایک ایسی شئے تھی اور ہے جس سے ہر ایک مومن کا ایمان سلامت رہ سکتا ہے اور صرف اسی کو نظر انداز کر دینے سے ہزارہا لوگ حقیقی خدا سے بے خبر ہو رہے ہیں کہ جب وہ ذات یا صفات الٰہی پر بحث کرتے ہیں تو جس کلام یا ... لفظ کے معنے خدا تعالےٰ کی عظمت۔ جبروت اور اس کی ذات کے شایاں ہوتے ہیں ان کو تو ترک کر دیتے ہیں اور وہ معانی اختیار کرتے ہیں جو کہ ایک ادنےٰ مخلوق پر چسپاں ہو سکتے ہیں۔ آج کل کے شوخ آریہ اور عیسائیوں نے بھی اسی سفاہت کو کام میں لا کر اسلام اور اس کے خدا پر اعتراضات کئے ہیں اور محض حفظ مراتب کو مد نظر نہ رکھنے کی وجہ سے ہمارے علماء زمانہ نے بھی اپنے ہادیوں۔ راہ نماؤں خدا کے ماموروں کی نسبت اُن اُن باتوں پر اعتقاد کیا جو کہ ہرگز ان کی شان کے شایان نہیں ہیں اور اس طرح سے اپنا ایمانی مال ومتاع گنوا کر دشمن کو اسلام پر حملے کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ مثلاً عام طور پر مسلمانوں کا یہ بھی خیال دیکھا گیا ہے کہ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی جان کو بچانے کے لئے عمر بھر میں تین دفعہ جھوٹ بولا ہے۔ ایسی روایت سے استدلال پکڑ کر وہ خدا تعالےٰ کے ہر ایک ابتلا اور امتحان کے وقت جھوٹ بول لینا حلال سمجھتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اس آزمائش میں وہ صدق اور وفا دکھلا کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں الٹے ملعون بنتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت جو یہ روایت ہے اس پر حضرۃ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے ایک عجیب قابل قدر نکتہ لکھا ہے

آپ فرماتے ہیں کہ اگر ہم اس روایت کے راوی کو سچا تسلیم کریں تو ہمیں ایک صادق نبی کی نسبت یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ وہ جھوٹ بھی بولا کرتا تھا اور اس طرح سے ایک معصوم نبی کو گناہ سے آلودہ مانا جاتا ہے لیکن اگر اس راوی کے مقابل پر ایک نبی کو جیسی کہ اس کی شان کے شایان ہے سچا مانا اور دروغگوئی جیسے گناہ سے معصوم تسلیم کیا جاوے تو صرف اس راوی کو جھوٹا ماننا پڑتا ہے۔ حضرۃ امام صاحب کا مطلب صاف ہے کہ جب ادھر تو ابراہیم علیہ السلام ہیں جنکو خدا تعالےٰ اپنی وحی کے ذریعے سے ... کو صادق ٹھہراتا ہے اور خود ان کا نبی ہونا اس بات کو مستلزم پڑا ہوا ہے کہ وہ جھوٹ نہ بولتے ہوں اور ادھر ایک راوی ہے جو کہ وحی سے تائید یافتہ نہیں۔ اس کے حالات بسط سے معلوم نہیں ایسی صورت میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام اور وہ آدمی ان دونوں میں سے جھوٹ یا غلطی کے اقرب کون یقین کیا جا سکتا ہے۔ جب اس طرح سے تنقید ہوگی تو آخر کار عقل سلیم یہی فیصلہ دیوے گی کہ بہ نسبت حضرت ابراہیم ؑ کے ایک راوی کو جھوٹا قرار دینا تقوی کے بہت اقرب ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیم آپ کی جان نثاری سچی فرمانبرداری۔ اولاد کو رضائے الٰہی کے لئے ذبح کرنے پر آمادگی اور قوم کے مصائب و ایذا کی برداشت تمام ایسے قوی قرائن ہیں کہ جن سے ایک پل کے لئے بھی ذہن اس طرف منتقل نہیں ہو سکتا کہ نعوذ باللہ آپکو جھوٹا کہا جاوے پس اس صورت میں حضرۃ امام فخر الدین رازی کی طرح ہر ایک اہل علم کا یہ فرض منصب تھا کہ ہر ایک نبی کی سوانح لکھتے وقت وہ یہود اور نصاریٰ کی بے ثبوت اور افترائی مضمون کی پرواہ نہ کرتا اور حفظ مراتب اور نیز قرائن قویہ کو مد نظر رکھکر اپنی تصنیف اور تالیف کو ایمان کو تباہ کر دینے والی اذکار سے پاک رکھتا۔ قرآن شریف کو اس قسم کے ... میں حکم ٹھہراتا۔ غرضیکہ خدا کے پاک برگزیدوں کی نسبت تقریر یا تحریر کرتے وقت حفظ مراتب کو مد نظر رکھنا بہت ضروری امر ہے ٭

ہمارے زمانہ حال کے علما بھی اسی غلطی میں مبتلا ہیں اور اسی سنہری اصول کو نظر انداز کر دینے سے ہی انہوں نے ہمارے امام پاک علیہ الصلوۃ والسلام کی شناخت میں ٹھوکر کھائی ہے ورنہ بات کیا تھی مسیح کی وفات اور حیات کے مسئلہ میں اگر حفظ مراتب کو مد نظر رکھکر وہ آج غور کریں تو ان کو یہ امر بخوبی سمجھ آسکتا ہے کہ آیا اقرب للتقوی یہ امر ہے کہ مسیح کی وفات کو تسلیم کر کے خدا تعالےٰ کو ہر ایک کے شرک خفی وجلی سے منزہ مانا جاوے یا کہ مسیح کی حیات کو مانکر خدا کی ذات و صفات میں شریک کیا جاوے اور جیسے خدا تعالےٰ حی۔ قیوم خالق محیی۔ ممیت ہے ویسے ہی مسیح کو بھی مان لیا جاوے ایسے ہی خود حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرنے میں بھی ان لوگوں نے دھوکا کھایا ہے کہ اس وقت اور زمانہ کے متعلق آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں ... حضرت مرزا صاحب کے دعاوی جو کہ فی الواقع حق اور راست ہیں ان کو تسلیم کرنے سے آنحضرت صلعم کی شان اور آپ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور ایک ایسے گروہ پر جو کہ منکر خدا ہے اتمام حجت ہوتا ہے۔ کیونکہ زمانہ اس وقت حقیقی ایمان اور نور کا پیاسا ہے اور سچائی کے طالبوں کے دل خدا شناسی کے لئے بیقرار ہو رہے ہیں اور خدا کے ماموروں کی پیشگوئیاں اور اس کا پاک کلام جو ان کے مطہر قلب پر نازل ہوتا ہے۔ صرف یہی ایک ایسا تریاق ہے جو ان سمی صفت امراض کا علاج ہو سکتا ہے اور جن لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کو آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کا مصداق مان لیا ہے وہ ضرور اس خطرناک زہر کے مہلک اثر سے محفوظ ہو گئے ہیں خواہ انہوں نے آپ کو ظاہراً تسلیم کیا ہے یا باطناً۔ اس میں ان لوگوں کو صرف آنحضرت صلعم کی نسبت حفظ مراتب کا خیال لازمی تھا کہ حضرۃ مرزا صاحب کے دعاوی کو تسلیم کرنے سے اس عظیم الشان نبی کی صداقت پر ایک ایسی مہر لگ جاتی ہے جو کبھی کسی طرح ٹوٹ ہی نہیں سکتی۔ پھر خصوصاً ان دنوں میں جب کہ ...... آنحضرت صلعم کی پاک تعلیم پر فحش اعتراض کئے جاتے ہیں۔ آپکی تاثیرات قدسی۔ آپکے فیوض روحانی والانوار و برکات کا بڑے زور وشور سے رد کیا جاتا ہے

یہ نادان اتنا نہین سوچتے کہ جو ثمرات انوار برکات حرف ایک نبی کی ۴ سے تعلق رکھتے ہین ۔ کیا صرف گذشتہ نظیرین دیگران کو ثابت کیا جا سکتا ہے ۔ کیا صرف اس کے لئے تواریخ ہی کفایت کر سکتی ہے اور کیا اس سے خدا تعالے کی ذات و صفات پر حرف نہین آتا قصے اور کہانیان تواریخی طور پر کس کے پاس موجود نہین ہین ہر ایک فرقہ ان کو پیش کرتا ہے اگر انہی پر مدار نبوة ہے تو جیسے دوسرے مذاہب نے خدا کو معطل مان لیا ہے تم بھی مان لو ۔ حالانکہ آنحضرت صلعم کو جس شان و شوکت کا نبی مانا جاتا ہے اور جو تاثیرات قدسی آپ کی تسلیم کی جاتی ہین ان کے لئے یہ امر لازم پڑا ہوا ہے کہ ایسے فساد کے وقت جب کہ بحر و بر ہی بگڑا ہوا ہے لفظ ایمان کے الفاظ زبانون پر رہ گئے ہین حقیقت بالکل معدوم ہو گئی ہے دنیا ہی ہر ایک کا مقصود ہے اور عملی طور پر خود مسلمان بھی آپ کی پاک تعلیمات کو محل اعتراض ثابت کر رہے ہین ضرور ایک مصلح اس امت مین سے پیدا ہوتا اور زمانہ کے فساد اور آنحضرت صلعم کے مثیل ہونے کی وجہ سے اس کا نام مسیح موعود ہوتا اور خود ہر ایک آنکھ آج سے ۲۵ برس پیشتر اس پر لگی تھی کہ وہ چودہوین صدی کے سر پر آئے گا اب جب کہ ۲۰ برس بھی صدی پر گذر گئے کیا اگلے نزدیک صدی کا سرا ہو گا نہین پھر دیکھین کہ آنے والا اپنے وقت پر آیا کہ نہین ۔ سعید وہ جنہون نے اسے شناخت کیا مبارک وہ جنہون نے اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر لیا اور حفظ مراتب کو مد نظر رکھ کر آنحضرت صلعم کی عزت اسلام کی عزت اس پر فتن زمانہ مین رکھی ۔

(منقول)

خبرین

آریہ سماج کے متعلق خبر ۔ اخبار عام اپنے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ ۲۷ مارچ سنہ حال کو ۸ بجے رات کے بڑے مندر سرا وگیون کے ایک عام پنچایت ہوئی جس مین لالا ایشری پرشاد صاحب خزانچی دہلی لالا جوہری مل صاحب خزانچی نیشنل بنک و لالہ پیارے لال صاحب وکیل و لالہ وزیر سنگھ صاحب وکیل وغیرہ وغیرہ تخمیناً دو ڈہائی سو سراوگی صاحبان کے شریک تھے ۔ اس پنچایت مین اول یہ معاملہ پیش ہوا کہ آریہ سماجیون نے جو ایک کتاب جین مت سمیکشا مین جسکو پنڈت جنا داس اور پنڈت شمبھو دت صاحبان نے تصنیف کیا ہے ہمارے مذہب کی توہین کی ہے جس کی بابت ۸ جنوری سنہ کو ایک کمیٹی اسی مندر مین اور اسی معاملہ کے لئے پہلے ہو چکی ہے جس کی امداد کی واسطے اہل برادری سے چندہ کی امداد لی ہوئی تھی اور تجویز یہ پاس کی گئی تھی کہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی جاوے کہ گورنمنٹ اس معاملہ مین مدعی ہو جاوے تا کہ آریہ سماجیون پر نالش کیجاوے چنانچہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی گئی تھی اس کی منظوری حسب منشا ہمارے منظور ہو کر آ گئی اب آپ صاحبان کے روبرو یہ معاملہ پیش کیا جاتا ہے کہ اب اس مقدمہ کو چلایا جاوے ۔ عام برادری کی کیا رائے ہے ۔ چنانچہ عام صاحبان برادری نے بہ اتفاق رائے دی کہ آریہ سماجیون پر جنہون نے ہمارے مذہب کی توہین کی ہے فوراً مقدمہ چلایا جاوے اور یہ رزولیوشن عام برادری نے پاس کر دیا ۔

کلکتہ مین برقی ٹریموئی پر عرصہ چند ماہ مین سولہ سو اکیس حادثہ ہوئے ہین ۔

روس نے کوریا کا ملک خالی کر دیا اور جاپان بکلی اس پر قابض ہو گیا ہے ۔

جاپانی حکام کا ارادہ بحالت فتح توسیع ملک کا معلوم نہین ہوتا بلکہ صرف امن و امان کی خواہش ہے اور یہ منشا ہے کہ جاپان منچوریہ کو فتح کر کے اسے چین کے حوالہ کر دے اور خود اپنے قبضے مین نہ رکھے ۔

بلگریڈ ملک سرویہ مین ایک کمیٹی اس غرض سے قائم ہوئی تھی کہ اس کی امداد کے لئے ۰۰ ۵ سروپے مہیا کئے جاوین لیکن روسی گورنمنٹ نے شاید اسے خلاف شان جان کر منظور نہ کیا اس پر بلگریڈ مین غصہ پھیلا ہے ۔

کوریا مین جاپانیون کی برخلاف ایک سازش قائم ہوئی تھی لیکن جاپانیون کی خوش نصیبی سے اس کا راز طشت از بام ہو گیا اس کی تہ مین خوردہ فروش تاجر تھے ۔

کوریا کا ایک وزیر صرف اس لئے دربدر کیا گیا کہ وہ خفیہ طور پر روس کا طرفدار تھا ۔

ایک جاپانی وزیر بھی نمک حرامی کے شبہ مین ماخوذ ہے کہ وہ روس سے خفیہ طور پر وظیفہ حاصل کرتا ہے اس کی تحقیقات کا نتیجہ ہنوز پوشیدہ ہے ۔

جاپانیون نے اگرچہ پورٹ آرتھر کے دہانہ کو بند کرنے کی کوشش کی تھی اور اس مین چندان کامیابی نہ ہوئی تھی مگر حال مین ان کی ایک تار پیڈو کشتی نے ایک اور نالہ معلوم کر لیا ہے جو کسیقدر فراخ ہے کہ اگر پورٹ آرتھر کا دہانہ بند بھی کر دیا جاتا تو اس مین سے جہاز بخوبی گذر سکتا اس کا عرض ۱۳۰ گز ہے ۔

فرانس کے ایک ڈاکٹر ریگسول نامی نے معلوم کیا ہے کہ چاندی کے ورق تیز زخم کی مرہم پٹی کے لئے بہت مفید ہین ان مین سڑن اور گلاؤ کے روکنے کی خاصیت موجود ہے اس سے تازہ زخم پکنے کے بغیر اچھا ہو جاتا ہے اور پرانا زخم بھی کچھ عرصہ مین مندمل ہو جاتا ہے ۔

مراسلہ

علمائے شیعہ سے استفسار

مولوی امیر علی صاحب اٹاوی اثنا عشری و دیگر ذیعلم حضرات شیعان کی خدمت مین ذیل کا استفسار پیش کیا جاتا ہے امید ہے کہ مولوی صاحب موصوف یا شیعون مین سے کوئی اور صاحب اس کا تحریری اور مطبوعہ جواب عنایت فرماوین گے ۔

استفسار

حضرت امام حسین علیہ السلام نے میدان کربلا مین لشکر یزید کے مقابلہ مین تقیہ نہ کیا آپ نے یزید کی بیعت سے انکار کر کے خود معہ دیگر عزیزون و رفیقون کے شہادت پائی ۔ جیسا کہ جملہ کتب تواریخ سے ظاہر ہے اور مسلمانون کا بچہ بچہ جانتا ہے برعکس اس کے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ان کے صاحبزادہ نے صرف قتل کی دہمکی پر یزید کی غلامی کا اقرار جیسا کہ کافی مطبوعہ مطبع منشی نولکشور واقع نولکشور لکھنو کی کتاب الروضہ صفحہ ۱۱۰ مین ہے

ثم ارسل الی علی ابن الحسین بن علی علیہم السلام فقال له مثل مقالته للقرشی فقال له علی ابن الحسین علیہما السلام ارایت ان لم اقر لک الیس تقتلنی کما قتلت الرجل بالامس فقال له یزید لعنة الله بلی ۔ فقال له علی بن الحسین علیہما السلام انا عبد مکرہ لک فان شئت فامسک وان شئت فبع ۔

پھر (یزید) نے امام زین العابدین علیہ السلام کو بلایا اور ان سے بھی وہی گفتگو کی جو قریشی سے کی تھی تو امام زین العابدین علیہ السلام نے اس سے کہا کہ مجھے یہ بتا کہ اگر مین تجھ سے یہ اقرار نہ کرون تو کیا مجھکو تو اسیطرح قتل نہ کریگا جیسا تو نے اس شخص کو قتل کر دیا تو امام سے یزید ملعون نے کہا کہ ہان ایسا ہی کرون گا تو اس سے امام زین العابدین نے کہا کہ مین مجبوری تیرا غلام ہون چاہے مجھے غلامی مین رکھ اور چاہے بیچ ڈال ۔

اب استفسار یہ ہے کہ بروئے مذہب شیعہ ان دونون امامون سے کون امام حق پر تھا ۔ بینوا توجروا

المستفسر

شیخ عبد الحمید احمدی از اٹاوہ

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہی اور جسکے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہی اور جسکے ذریعہ سے بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جاتا ہی اسکا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہی جو ہدایات اسمین درج ہین انپر مشق کرنیسے انسان صحت نیت رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہی اور خیالات مین یکسوئی اور انکے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہی اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنیوالون نے وہ مبالغے کئے ہین کہ آسمان اور زمین کے قلابے ملادئے ہین اور انکی مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا اقرار دیدیا جاتا ہی لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہی جیسے انسان دیگر علوم عطیات الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہی جیسے خدا کا ارادہ ہی ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہی ویسے ہی اسی کا ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہی اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہی جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کرین قیمت ۸ عہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی اس کا اور دیگر معترضین کے اعتراضون کی جواب اس مین دیا گیا ہے ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہی اور مسئلہ جہاد - اور خروج دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہی اور نساء و کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہی اور دکھلایا ہی کہ جن مردون کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل مین ہی خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ عہ

رویائے صالحہ جسمین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت - محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے ہے قیمت ۲ ار

اعجاز احمدی ۳۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہی قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبتہ المکذبین لودیانوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار -

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳ ر

صیانتہ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا - رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۱ ر

کامن پنجابی مصنف مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات ار

نظم برائے مستورات بطریق کامن مصنفہ ” ” ”

ہمسائے احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ اوسط قسم ۸ تاجرونکو

الشہادتین اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود کے وقتمین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہی مصنفہ

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان مین دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے 20×26 کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف ۲ ار دفتر البدر سے ملسکتا ہے

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ۴ - کارڈ سائز پر ہر کیبنٹ سائز پر ۸ ر نصف درجن کی خریدار کو

مذکورہ بالا اشتہار کی عوالہ جات تمام درخواستین بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئے

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کرلینا چاہئے)

(۱) حجم اخبار کا ۸ صفحے ہین جسمین ٹائیٹل پیج شامل ہے دو فالتو صفحہ صرف التحاقاً چند ماہ اشتہارونکی لئے ایزاد ہین بعض تاریخون پر کثرۃ مضامین کے لحاظ سے دس صفحہ بھی دئے جاتے ہین لیکن وہ آئندہ نمبر یا نمبرون مین وضع کر لئے

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات حتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلے سے پہونچاتا ہے بصورت شائع ہونے تقریرون وغیرہ کے آپ کی تصنیفات مین سے عمدہ مضامین تبلیغ عملدرآمد اور ازدیاد معرفت کے لئے یاددہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہین اس کے بعد درس قرآن سے نکات اور جماعت احمدیہ کی خبرین اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات .... اور مراسلات وغیرہ -

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخین اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸ - ۱۶ - ۲۴ - ہین اور حتی الوسع بڑی دیانتداری سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم ہر وقت اشاعت کی ذمہ واری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ اپنے ذمہ نہین لیتا -

(۴) **خط و کتابت** کارخانہ سے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ دار نہین -

(۵) **عدم رسید اخبار** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گردو نواح مین اخبار پہونچگیا ہو اور آپکو نملا ہو تو تاریخ رسید کے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ مین اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے -

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کی وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہان پتا بدلنا ہی ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نملا تو ہم ذمہ وار نہین -

(۷) **چندہ سالانہ پیشگی** اگر بلا تقاضا کے خود ارسال کیا جاوے تو ۲ ₹ اور پیشگی بذریعہ وی پی جس مین ایک کتاب قیمتی ار **برٹش فارن ممالک** یعنی ہندوستان سے باہر ۴ ₹ - **جو خریدار** ایکدو ماہ بعد ادا کریگا قیمت

تفسیر القرآن بالقرآن جو ایک بینظیر تفسیر ہی جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کی ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو لطف سے زیادہ سنائی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے دیکھ کر اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ شیرین زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہی خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت - ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے - بلا جلد ۸ عہ مجلد ۱۲ عہ پارہ الم کی قیمت ۸ ار پارہ عم ۲ ر المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر مین -

نیو فیشن کے سٹ ناظرین ہمارے یہان مینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیض کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوئی ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہی فائدہ یہ ہی کہ بار بار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہین اور یہ تمام عمر مین ایک دفعہ کافی ہین نمبر ۱ - بٹن سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری کا قیمت ۱۲ ار نمبر ۲ - بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندیکا قیمت ۹ ار نمبر ۳ - بٹن سٹ نام بھی چاندیکا اور کام بھی چاندیکا قیمت ۸ ار نمبر ۴ انگشتری بیل بوٹا چاندیکا قیمت ۲ ار خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ ایس جی - ایم کمپنی گوجرات پنجاب -

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی یونانی و انگریزی و مصری پنکھہ و لنگی ہر قسم رومال و سوسی ہر قسم دہر کے بنیان و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر گیٹس یعنی پٹی کمربند سواران و سپاہیانہ و پاجامہ ہر طرح کی جوتی خورد و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور شوز دیسی و انگریزی اور پنجابی و لودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مرادآبادی گلوبند ہر قسم کے خورد و کلان شانہ مردانہ اور زنانہ لکڑی کے اور سینگ کے ہر قسم قفل ہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلان تولیہ ہر قسم کے - دری ہر قسم کی - قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو -

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجر بیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان مین محمد افضل و معراج الدین صاحب پروپرائٹران کے اہتمام سے چھپا